۱۵۶واں باب

ہنگامی حالات میں ایمانی طور پر کم زور مسلمانوں سے خطاب

اپنے دعوائے ایمان کو نبھاؤ

۱۱۲: سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡد [۵۷-۲۷: قال فما خطبکم]

نزولی ترتیب پر ۱۱۲ویں تنزیل، ۲۷ویں پارے میں سورۃ نمبر ۵۷

جانو کہ وہ اللہ کون ہے جس پر تم ایمان لائے ہو	۱۸
سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡد	۲۰
غلبہ دین کے لیے دین کے زمانۂ غربت میں خرچ کرو	۲۲
غلبہ دین کے لیے خرچ نہ کرنے والے ایمان کے دعوے دار جہنمی ہیں	۲۴
غلبہ دین کے لیے خرچ کرنے والے صدیق اور شہید ہیں	۲۴
متاع دنیا کو غلبہ دین کے لیے خرچ کرو، دنیا کی زندگانی تو محض ایک فریب ہے	۲۸
اللہ کیوں اہلِ ایمان کو سیاسی کشمکش اور قتال سے گزارنا چاہتا ہے؟	۲۸

۱۵۶واں باب

ہنگامی حالات میں کم زور مسلمانوں سے خطاب

اپنے دعوائے ایمان کو نبھاؤ

اللہ کے نبی، محمد ﷺ اور آپ کے ہمراہ شریکِ سفر جاں نثار رفقائے کار (صحابہ رضی اللہ عنہم) پر مشتمل قافلہ، جنگِ اُحد کے اختتام پر مشرکین مکہ کے دیے ہوئے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے ڈیڑھ سو کلو میٹر دور وقتِ مقررہ پر میدانِ بدر میں پہنچ گیا تھا۔ مگر چیلنج کرنے والے 'دوستوں' کا انتظار ہی رہا وہ ڈر گئے اور نہ آئے، نبی ﷺ کا کارواں راہ میں تجارت سے بہت سارے فائدے سمیٹنے کے ساتھ سارے عرب پر پر اپنی دھاک بٹھا کر مدینے واپس آ گیا ہے۔

کم زور ایمانی قوت والے اور خاص طور پر منافقینِ خالص اِس غزوے میں آپؐ کے ہمراہ نہیں گئے تھے، اُنھیں یقین تھا کہ مشرکین سے مقابلہ ممکن ہی نہیں ہے، وہ اُحد میں لگی چوٹیں سہلا رہے تھے، جو اُن کو نہیں بلکہ اُن مخلص مؤمنین رشتے داروں کو لگی تھیں، مگر تکلیف انھیں زیادہ تھی، زیادہ تکلیف یہ تھی کی اِن کے ہم قوم [اہلِ مدینہ] ایک غیر ملکی [مکہ سے آنے والے] کو کیوں اپنا لیڈر تسلیم کیے ہوئے ہیں اور کیوں اُس کی حفاظت میں جانیں نثار کر رہے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم دونوں کیمپوں کے اہلِ نظر جانتے تھے کہ معاملہ اب یونہی ختم نہیں ہو گا، حجاز میں دو قوتوں میں سے ایک کو ہی زندہ رہنا ہے، یا تو محمد ﷺ اور اُس کے ماننے والوں کا غلبہ ہو گا یا پھر سارے دشمنانِ دینِ اسلام کو مل کر اس دین کو، اس کے سالارِ اعلیٰ ﷺ کو اور اس کے مرکز کو ختم کر دینا ہو گا۔ اس لیے اب ضروری تھا کہ کم زور اہلِ ایمان کو پوری دل سوزی سے آخری بار سمجھا دیا جائے کہ منافقین کی سی روش نہیں چلے گی، اگر وہ جس ایمان کا اعلان کرتے ہیں اُس کے ساتھ مخلص ہیں اور دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی چاہتے ہیں تو اِس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ صدقِ دل سے ایمان کو قبول کر لیں، منافقت اور دورنگی ترک کر دیں، ایمان اور کفر میں سے کسی ایک کا انتخاب کر کے آخرت اور دنیا میں سے ایک کو پسند کر لیں، پھر اللہ کی جانب سے جنتوں کی بادشاہت کا یقین رکھیں اور یہ بھی جان لیں کہ دنیا کی اس رزم گاہ میں بھی فتح اُن ہی کی ہو گی اور جو فتح سے پہلے سیدھے ہو جائیں گے [منافقت

چھوڑ کر سچے مومن بن جائیں گے] وہ ہمیشہ دنیا اور آخرت میں اُن سے برتر اور بہتر ہوں گے جو فتح کے بعد منافقت ترک کریں گے۔

سُوْرَۃُ الْحَدِیْد اِن مذکورہ کم زور، غیر فعال اور سست اہلِ ایمان کو دعوت ایمان اور ایمان کی راہ میں سر گرمی کی دعوت دیتی ہے۔ خطاب کا رخ بظاہر اہلِ ایمان سے ہے مگراس کا ایک ایک جملہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اُن کو شرمندہ کیے بغیر اُن کو اور منافقین کو صادق القول مومنین کی راہ پر چلنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اور یہ پوری سورت اِس کمزور ایمانی قوت والے طبقے کے ساتھ مخلصین کے لیے بھی تذکیر اور تواصی کا باعث ہے اور منافقین کو آئینہ دکھاتی ہے کہ اگر بظاہر مردہ لاشوں میں سے کوئی زندگی کی رمق رکھتی ہو تو اس سورت کی سماعت اور تلاوت سے دلوں کا زنگ دُھل جائے اور ایمان جلا پا جائے۔ ایمان کی راہ میں آگے بڑھنے کا اب جو نسخہ تجویز کیا جا رہا ہے اُس کا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں بیش از بیش اللہ کا دیا ہوا مال خرچ کیا جائے، دنیا کو حقیر جانا جائے اور دنیا کی کامیابیوں کی خواہش کو ترک کر کے آخرت کی کامیابیوں پر نظریں جمائی جائیں۔

بدر کی اس دوسری جنگ سے واپسی پر کوئی چندہ جمع کرنے (fund raising campaign) کی مہم نہیں چلی ہوئی تھی، اِس پسِ منظر میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ایک پوری سورت کس جگہ مال خرچ کرنے اور لگانے کی دعوت دے رہی ہے ؟ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے مال خرچ کرنے کو زندگی کا ایک اسٹائل بنانے کی دعوت دے رہی ہے ! درحقیقت منافقت کے پودے کو ہمیشہ بخل اور دنیا پرستی کے پانی سے سینچ کر ہی بڑا اور گھنا کیا جا سکتا ہے۔ دنیاوی ترقی کو مقصدِ زندگی کے طور پر ترک کر دینے اور جو کچھ بھی دنیاوی مال و متاع حاصل ہے اُسے بے دریغ اللہ کی راہ میں لُٹانے سے دلوں کے اندر نفاق مرجھاتا اور ایمان پرورش پاتا ہے، یوں ایک مرکزی موضوع ہے کہ نفاق کا علاج صرف اَنفاق ہی سے ممکن ہے۔ پوری سورت چھ موضوعات کا احاطہ کرتی ہے :

۱.	آیات ۱ تا ۶	جانو کہ وہ اللہ کون ہے جس پر تم ایمان لائے ہو
۲.	آیات ۷ تا ۱۰	غلبہ دین کے لیے دین کے زمانہ غربت میں خرچ کرو
۳.	آیات ۱۱ تا ۱۵	غلبہ دین کے لیے خرچ نہ کرنے والے ایمان کے دعوے دار جہنمی ہیں
۴.	آیات ۱۶ تا ۱۹	غلبہ دین کے لیے خرچ کرنے والے صدیق اور شہید ہیں
۵.	آیات ۲۰ تا ۲۴	متاع دنیا کو غلبہ دین کے لیے خرچ کرو، دنیا کی زندگانی تو محض ایک فریب ہے
۶.	آیات ۲۵ تا ۲۹	اللہ کیوں اہلِ ایمان کو سیاسی کشمکش اور قتال سے گزارنا چاہتا ہے ؟ (اختتام سورہ)

جانو کہ وہ اللہ کون ہے جس پر تم ایمان لائے ہو

سورۃ کا انداز دردمندانہ سمجھانے کا ہے کہ ذرا سوچو جس اللہ پر ایمان لائے ہو وہ خالق کائنات ہے۔ آج سے ڈیڑھ ہزار برس قبل بھی کائنات کی وسعت کا اندازہ کرنا انسانی عقل کو عاجز کرتا تھا اور آج بھی جب انسان چاند پر چہل قدمی کرتا ہے اور مریخ پر اپنی لیبارٹریز اتار چکا ہے، کائنات کی وسعت کا اندازہ کرنا پہلے سے زیادہ اُس کو عاجز کرتا ہے! دیکھیے: روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ اَسّی ہزار میل سفر کرتی ہے یعنی ایک ہی سیکنڈ میں وہ اس پوری زمین کو چھوڑ کر دور بہت دور نکل جاتی ہے، اس کو ۶۰ سے ضرب دیں تو ایک منٹ کا فاصلہ معلوم ہوگا، اُس کو مزید ۶۰ سے ضرب دیں تو ایک گھنٹے میں جہاں پہنچ سکتی ہے شاید آپ اپنے کیلکولیٹر سے معلوم کر کے عام فہم زبان میں پڑھ نہ سکیں، اسے پھر ۲۴ سے ضرب دیں اور پھر ۳۶۵ سے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ایک سال میں کہاں روشنی پہنچے گی۔ جہاں پہنچے گی اُس فاصلے کو ایک **نوری سال** کا فاصلہ کہتے ہیں۔ ہماری زمین ایک کہکشاں میں واقع ہے چاند سورج، مریخ وغیرہ وہ سب اجرامِ فلکی جن کو ہم جانتے ہیں اسی ایک کہکشاں میں ہیں، اربوں کھربوں کہکشائیں مل کر ایک ملکی وے Milky Way بناتی ہیں، اس کائنات میں کھرب ہا کھرب ملکی وے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ صرف ایک ملکی وے میں ایک کونے سے دوسرے کونے کا فاصلہ **ایک لاکھ نوری سال** کے برابر ہے!!

یہ وسیع کائنات جس کی وسعت کا اندازہ سائنس نہیں کر سکتی ہمارے خالق و مالک نے بنائی ہے۔ یہ پہاڑ اور سمندر، یہ چرند اور پرند، یہ مچھلیاں اور مویشی، یہ بیکٹریا، جراثیم اور وائرس سب اللہ نے بنائے ہیں۔ وہ اللہ کہتا ہے کہ اگر زمین پر سارے درخت قلم بن جائیں اور سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور اللہ کی تخلیقات کی تفصیل لکھنے لگیں اور قلم اور سیاہی ختم ہو جائیں تو سات ایسے ہی اہتمام مزید کیے جائیں تو سب ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ کی تخلیقات کی تفصیل نہ لکھ پائیں گے۔ کائنات تو بہت دور کی بات ہے اس سارے اہتمام سے ہم صرف اپنے جسم کے بارے میں بھی نہیں لکھ پائیں گے۔ (راقم نے فارمیسی میں ڈاکٹریٹ کی ہے اور ۲۹ برس یونیورسٹی میں پڑھایا ہے، وہ یہ بات علیٰ وجہ البصیرت کہہ رہا ہے) زیر مطالعہ سورہ حدید میں آپ پائیں گے کہ خالق کہتا ہے زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہی اوّل بھی ہے اور وہی آخر بھی ہے، اور ظاہر و باطن بھی، [چاہے انسان عشق و مستی میں آکر غیر اللہ کو اوّل و آخر اور ظاہر و باطن کہنے لگے] وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور سینوں میں پوشیدہ رازوں تک سے واقف رہتا ہے۔

کانٹے کی ایک بات جو مزید کہی گئی کہ سارے امور، معاملات اور اعمال صرف اللہ کے پاس پیش ہوتے ہیں۔ نصاریٰ (عیسائیوں) نے اللہ کی دی ہوئی تعلیمات میں تحریف کر کے یہ کہا کہ اللہ تخلیق کائنات اور کاروبارِ زندگی کا چکر چلانے کے بعد سارے معاملات سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ اب آخرت ہی میں حساب کتاب ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں یہ بتایا کہ نہیں، ایسا نہیں ہے اللہ تمام معاملات کی نگرانی کر رہا ہے۔ زمین و آسمان کے تمام معاملات اور لوگوں کی کارکردگی اُس کی نگرانی میں ہوتی ہے اور وہ بوقتِ ضرورت دخل دے کر اپنے مخلص بندوں کی نصرت کرتا ہے اور نافرمان ظالموں کو سزا بھی دیتا ہے، وہ باریک بینی سے تمام معاملات کی نگرانی کرتا ہے اور سارے امور اُس ہی کے سامنے پیش ہوتے ہیں (وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۞)۔ یہ بات مشرکین کو بڑی ناگوار گزرتی ہے کہ وہ جس کو اللہ کے مقابلے میں من گھڑت داتا، دست گیر، مشکل کشا اور حاجت روا بنا کر پیش کرتے ہیں اُن کی خدائی کا سارا کارخانہ اُس وقت زمیں بوس ہو جاتا ہے جب یہ اعلان ہو کہ اللہ کے علاوہ کسی کے سامنے نہ امور پیش ہوتے ہیں نہ اعمال۔

ہمارا مالک و خالق ہمیں بتاتا ہے کہ تمھیں جو کچھ ملا ہے سب اُسی کا ہے، تم محض چند روز کے لیے اُس کے امین (custodian/ مُّسْتَخْلَفِيْنَ) ہو، تمھاری بلڈنگیں، کارخانے، سواریاں، جھوٹا اقتدار اور بنک بیلنس سب پیچھے رہ جانے اور تمھاری ہی طرح کے دوسرے انسانوں کے پاس بطور امانت چلے جانے ہیں۔

سورہ مبارکہ کی ابتدائی آیات کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام محض کلمہ پڑھ لینے اور کچھ ظاہری اعمال کا نام نہیں ہے، جو شخص اللہ اور دینِ اسلام کے مقابلہ میں اپنی جان و مال اور اپنے مفادات کو ترجیح دے اس کا ایمان بے کار و بے وقعت ہے جس کی اللہ کے پاس کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ جب اللہ کے رسولؐ کا لایا ہوا نظام زندگی اور شریعت و تمدن و تہذیب رسوا اور باطل کے مقابلے میں مغلوب ہو تو ایسے اوقات میں صرف نماز، روزے، صدقات و زکوٰۃ اور مسجدیں اور مدرسے بنانے میں لگے رہیں اور رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے نظام زندگی اور شریعت و تمدن و تہذیب کو غالب کرنے کی جسم و جان اور زندگی کی ساری توانائیوں سے جدوجہد نہ کریں تو ہمارے یہ ظاہری نیک اعمال منافقت اور دورنگی کے مظہر ہوں گے، جن کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب یہ آیات مدینے میں نازل ہو رہی تھیں، اُس وقت رسولِ عربی محمد ﷺ کی حکومت کو اپنے مسلمان شہریوں سے بھرپور مالی قربانی درکار تھی یعنی صرف چند صدقات اور سالانہ جمع شدہ مال کا چالیسواں حصہ ہی نہیں اُن کی خوش دلی کے ساتھ اُن کے کل مال پر رضاکارانہ تصرف درکار تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے کاروانِ نبوت کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ فتح (غلبہ دینِ اسلام) کے بعد جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے وہ اُن لوگوں کے کبھی برابر نہیں ہو سکیں گے جو اسلام کی مغلوبیت کے دور میں، یعنی فتح سے پہلے جان و مال کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ فرمان ہر دور میں ایک اہم رہنمائی مہیا کرتا ہے کہ زمان و مکان کی قید سے ماوراء، جب کبھی، جہاں کہیں مسلمان باطل کے مقابلے میں دینِ اسلام کو غالب کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوں، جدوجہد کی کامیابی سے قبل دی گئی مالی، جانی، جذباتی اور اخلاقی قربانیاں اپنی کیفیت اور قدر و قیمت میں، کامیابی کے بعد مہیا کی گئی ہر نوع کی حمایت و نصرت سے ہزاروں گنا قیمتی اور اللہ کے نزدیک وزنی ہوتی ہیں۔

نزولی ترتیب پر ۱۱۲ ویں تنزیل، ۲۷ ویں پارے میں سورۃ نمبر ۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ
الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا
يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ
هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ
كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ
الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ
قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾

زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، وہ بہت ہی زبردست اور بہت ہی دانا ہے ﴿۱﴾ پس، زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک وہی ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲﴾ وہی اوّل بھی ہے اور وہی آخر بھی ہے، اور ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی، اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ﴿۳﴾ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ جانتا ہے زمین میں داخل ہونے اور اُس سے باہر نکلنے والی ہر چیز کو اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہے۔ وہ تمھارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہوتے ہو اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ بھی تم کرتے ہو ﴿۴﴾ وہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے اور تمام معاملات اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ﴿۵﴾ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور سینوں میں پوشیدہ رازوں تک سے واقف رہتا ہے ﴿۶﴾ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور خرچ کرو اُن چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو امین بنایا ہے۔ پس، تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے ان کے لیے بڑا اجر ہے ﴿۷﴾ **تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے** حالاں کہ رسولؐ تمھیں رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے، اگر تم ایمان والے ہو ﴿۸﴾

زمین اور آسمان کی ہر چیز زبانِ حال سے اور بازبانِ قال اللہ کی خلاقیت کے ساتھ اُس کے ہر شرک سے پاک ہونے پر شہادت دیتے ہوئے اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہے، دیکھو زمین و آسمان اور اُن کے درمیان تمام اشیا کی پیدائش اور اس کائنات کا چلتا ہوا بے مثال نظام گواہی دیتا ہے کہ وہ بہت ہی زبردست اور بہت ہی دانا ہے۔ پس، زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک وہی ہے، کائنات میں جاری موت و حیات کے سائیکل کا وہی ایجاد کنندہ ہے اور وہی اِسے جاری رکھے ہوئے ہے پس وہی مردہ کو، زندگی دیتا ہے اور زندوں کو موت دیتا ہے، پس جان لو کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب کچھ نہیں تھا تو بس وہی تھا پس وہی اوّل (The First) بھی ہے اور جب سب کچھ وہ فنا کر دے گا اور کچھ نہیں رہے گا، وہی ایک اللہ باقی رہے گا، پس وہی آخر (The Last) بھی ہے، اور اُس کی صنّاعی اور قدرت، کائنات کی ایک ایک چیز میں ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی، جیسا کہ وہ اپنی بنائی ہوئی ہر چیز کی ترکیب و ساخت و تعامل کا تفصیلی علم رکھتا ہے۔ وہی ہے جس نے ساری کائنات بشمول آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر مستوی ہو گیا۔ اس کے بے پایاں اور بے کنار علم کا عالم یہ ہے کہ وہ جانتا ہے زمین میں داخل ہونے والی ہر چیز کو خواہ وہ اتنی معمولی ہو کہ تمھارے وہم گمان تک میں نہ آسکے اور اسی طرح جو بھی اُس سے باہر نکلنے والی اور جو کچھ اِس زمین پر آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اِس زمین سے آسمان پر چڑھتا ہے۔ وہ تمھیں دیکھتا، نگرانی کرتا اور تمھارے ساتھ رہتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہوتے ہو۔ اور اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے جو کچھ بھی تم کرتے ہو۔ وہی آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اُس ہی کی اِن پر بادشاہی ہے اور تمام معاملات فیصلے کے لیے اُسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور سینوں میں نہاں (پوشیدہ) رازوں، خیالات و نیتوں تک سے واقف رہتا ہے۔ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور خرچ کرو اللہ کی عطا کردہ اُن چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو امین بنایا اور خرچ کرنے کا اختیار بخشا ہے۔ پس، تم میں سے جو لوگ صدقِ دل سے اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لائیں گے اور اِس دورِ آزمائش میں دین اور اہلِ دین کی سربلندی کے لیے مال خرچ کریں گے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ اے وہ لوگو جو منافقین کی باتوں میں آگئے ہو اور آخرت کے مقابلے میں دنیا کو عزیز بنا بیٹھے ہو **تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم فی الواقع اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان نہیں لاتے**، اور ایمان کا وہ مظاہرہ تمھاری جانب سے نظر نہیں آتا جیسا کہ آج جان و مال سے ایمان کا مظاہرہ مطلوب ہے حالاں کہ رسولؐ اللہ محمدؐ بن عبداللہ تمھیں رب پر ایمان لانے کی پیہم دعوت دے رہا ہے اور مدینے میں اُس کی آمد پر اور پھر جنگ بدر کے بعد جب تم لوگوں نے ایمان کا اعلان کیا تھا تو وہ تم سے سمع و طاعت کا عہد لے چکا ہے، اگر تم واقعی بات کے پکے اور ایمان والے ہو تو کچھ تو اپنے دعویٰ ایمان کو نبھاؤ۔

غلبہ دین کے لیے دین کے زمانۂ غربت میں خرچ کرو

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ
بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝۹ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ
اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ
اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ
بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ
ع۱۶ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۰ مَنْ ذَا
الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝۱۱ يَوْمَ
تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى
نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ
بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۲ يَوْمَ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ
ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ

اور وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندے [محمدؐ] پر واضح آیات اتار رہا ہے تاکہ وہ تمھیں اندھیروں سے ہدایت کے نور کی طرف نکال لے جائے یقیناً اللہ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے ﴿۹﴾ **اور تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے** حالاں کہ زمین اور آسمانوں کی ساری میراث اللہ ہی کو لوٹنے والی ہے! تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکیں گے جنھوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے۔ پہلے والوں کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے ﴿۱۰﴾ ع کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن، ادھار دے؟، تاکہ اللہ اسے دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھائے اور وہ اُس کے لیے بہت بابرکت اجر بن جائے ﴿۱۱﴾ یومِ قیامت تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کے نور کو اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑتے (جگمگاتے) دیکھو گے۔ اعلان ہو گا کہ اے مومنو، آج کے دن تمھیں ایسی جنتوں کی نوید ہے جن میں نہریں جاری ہوں گی اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے! یہی دراصل بڑی (جاوداں) کامیابی ہے! ﴿۱۲﴾ اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں کو پکاریں گے کہ ذرا ہماری طرف کچھ نظر کرم کرو تاکہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں۔ ان سے کہا جائے گا دور رہو، پیچھے ہٹ جاؤ اپنا نور تلاش کر لو۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا،

اور وہ اللہ ہی ہے جو در حقیقت تم پر باوجود تمھاری بے وفائی اور بے اعتنائی کے، بڑی شفقت، مہربانی اور ڈھیل کے ساتھ تمھارے درمیان اپنے بندے محمدؐ پر واضح آیات اتار رہا ہے تا کہ وہ تمھیں کفر و طغیان و بے وفائی کے اندھیروں سے ہدایت کے نور کی طرف نکال لے جائے یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ مال و متاعِ دنیا کو عزیز جاننے والو، **تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کے دشمنوں سے مقابلے کے لیے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے** حالاں کہ یہ مال و متاع اس دنیا سے باہر کوئی لے جا ہی نہیں سکتا، زمین اور آسمانوں کی ساری میراث اللہ ہی کو لوٹنے والی ہے!۔ حق و باطل کی جاری اِس کشمکش میں مسلمانوں کے لیے فتح مقدّر ہے اور بس دروازے پر دستک دیتی ہے، تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکیں گے جنھوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے۔ فتح سے قبل انفاق و جہاد کرنے والوں کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ ع کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن، آخرت میں منافع کی امید پر ادھار دے ؟، تا کہ اللہ اسے دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھائے اور وہ اُس کے لیے بہت بابرکت اجر بن جائے۔ حق و باطل کی اس جاری کشمکش میں یومِ قیامت تم جہاد میں حصہ لینے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے نور کو ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑتے (جگمگاتے) دیکھو گے۔ اعلان ہو گا کہ اے مومنو، آج کے دن تمھیں ایسی جنتوں کی نوید ہے جن میں نہریں جاری ہوں گی اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے! دنیا کی فانی زندگی کی ساری تگ و دو کا یہی حاصل دراصل بڑی جاوداں کامیابی ہے! اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں جو اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہوں گے با حسرت واندوہ مخلصین و صادق القول مومنوں کو پکاریں گے کہ ذرا ہماری طرف کچھ نظر کرم کرو تا کہ ہم تمھاری پیشانیوں اور جسم سے پھوٹنے والی روشنی سے کچھ فائدہ اٹھا سکیں۔ مگر ان سے کہا جائے گا اے ناپاک و نامبارک ناہنجارو، اِن پاک باز و وفادار مومنین سے دور رہو، پیچھے ہٹ جاؤ، دنیا میں اگر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کوئی جہاد و انفاق کیا ہو تو اپنا نور تلاش کر لو پھر ان مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا۔

آگے بڑھنے سے قبل گزری ہوئی یکے بعد دیگرے دو آیتوں کے یکساں اندازِ بیان پر غور کیجیے: وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ.....(۸) [اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے] پھر اگلی آیہ مبارکہ میں وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.....(۹) [اور تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے]۔ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان کا مظہر ہے اور ایمان کے برابر (equivalent) ہے یعنی اگر باطل کے مقابلے میں غلبہ دینِ اسلام کے لیے یہ بے دریغ خرچ نہ ہو تو اللہ اور رسولؐ پر ایمان معتبر نہیں ہے! اب اگلی آیات میں دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جدوجہد کی راہ میں جو مال بھی صرف کیا جائے وہ اللہ کے ذمے قرض ہے، اور اللہ اُسے بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کے ساتھ اپنی بڑائی اور اپنی شان کے مطابق اپنی طرف سے مزید اجر بھی عنایت فرمائے گا۔

غلبہ دین کے لیے خرچ نہ کرنے والے ایمان کے دعوے دار جہنمی ہیں

تاریخ کے مختلف ادوار میں اور زمین کے مختلف خطّوں میں برپا ہونے والی کشمکش حق و باطل کے دوران اہلِ حق کے کیمپ میں اکھٹّے ہونے والے مخلص اہلِ ایمان اور کلمہ گو منافقین روزِ قیامت بھی ایک ہی جگہ جمع کیے جائیں گے۔ اہلِ ایمان کے چہروں سے نور پھوٹتا ہو گا جب کہ منافقین کی آنکھوں کے آگے تاریکی چھارہی ہو گی۔ وہ جب اپنے جاننے والے اہلِ ایمان کو دنیا کی زندگی اپنے ایمان کے دعووں کو یاد دلائیں گے جو وہ لچھے دار باتوں کے ذریعے کیا کرتے تھے تو اہلِ ایمان اُنھیں اُن کے منافقانہ رویے کو یاد دلا کر کہیں گے اب اللہ کا حکم پورا ہو گیا۔

یہاں سورۃ اپنی پر زور اپیل کی انتہا پر پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کم زور ایمان والوں کے دلوں کو جھنجوڑتے ہیں کہ کیا ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل حق کے آگے جھک جائیں! اور وہ اس کیفیت سے ڈریں کہ مغضوب اور ضآلین اہلِ کتاب کی مانند ہو جائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُنھیں یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ اخلاص کی راہ پر آنا چاہیں گے تو جس طرح بارش سے مردہ زمین جی اُٹھتی ہے اسی طرح اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے سے دِلوں کا زنگ دُھل جائے گا اور ہر آن مرتا ہوا ایمان زندہ ہو جائے گا۔

غلبہ دین کے لیے خرچ کرنے والے صدیق اور شہید ہیں

پوری سورت کا غور اور تدبر سے مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان کے خالی خولی اعلان سے آدمی مومن قرار نہیں پاتا بلکہ اُس کے لیے عمل کی شہادت درکار ہوتی ہے۔ میدانِ قتال میں یہ شہادت جو اپنی جان قربان کر کے دیتا ہے وہ معروف معنوں میں شہید ہے اور شہید کی اصطلاح جو جانی پہچانی

جاتی ہے وہ مقتول فی سبیل اللہ ہی کے لیے ہے۔ لیکن قرآن اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ شہید بننے کے لیے ہر دعوے دارِ ایمان کو اپنے ایک ایک عمل سے یہ شہادت دینا ہوتی ہے کہ وہ اللہ پر، آخرت پر اور رسالت پر ایمان رکھتا ہے۔ جو بھی یہ شہادت اپنے مجموعی طرزِ عمل سے دے دے، اپنی ساری کوتاہیوں کے باوجود وہ اللہ کے نزدیک شہید ہے۔ کہا گیا اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ یعنی بلا شبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے، ان کو کئی گنا بڑھا کر واپس کر دیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت صلہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

آیہ مبارکہ میں پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اجر کا ذکر کیا گیا، گویا اِن کا یہ طرزِ عمل اِن کے ایمان کی شہادت ہے، پس یہی اللہ اور رسولؐ پر حقیقی ایمان والے ہیں اور یہی صدیق اور شہید ہیں۔

سورہ مبارکہ کے تمام اجزا پکار پکار کر ایمان کے دعوے داروں کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ کشمکش حق و باطل میں، حق کی حمایت کے لیے اپنی دنیا کو بے دریغ لٹانا ہی ایمان کی شہادت ہے۔ اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید صرف وہ اہل ایمان ہیں جو اپنا مال کسی جذبہ ریا کے بغیر صدق دل سے اس کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ قرآن ہر اُس مومن کو شہید قرار دیتا ہے جو اپنے عمل سے حق کی شہادت کا حق ادا کر دے چاہے وہ اللہ کی راہ میں مارا نہ گیا ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے :

- وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (البقرہ۔۱۴۳) اور اسی طرح ہم نے تم کو ایک متوسط امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر (اپنے قول اور عمل سے) گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہو۔
- هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ (الحج۔۷۸) اللہ نے پہلے بھی تمھارا نام مسلم رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی (تمھارا یہی نام ہے) تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر (اپنی زندگیوں کے نمونے سے) گواہ۔

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ
قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ
نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ
فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ
ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾

اس دروازے کے اندر رحمت ہو گی اور اُس کے باہر کی طرف عذاب﴿۱۳﴾ وہ مومنوں کو پکار پکار کر کہیں گے کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے ہاں، تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو خود فتنوں میں مبتلا کیا اور گردشوں کے انتظار میں شک میں پڑے رہے، تمھیں تمھاری آرزوئیں پیہم فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا، فریب دینے والے نے تمھیں اللہ کے بارے میں مبتلائے فریب ہی رکھا﴿۱۴﴾

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ
هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٥﴾
اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ
قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ
الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ
لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ
وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

لٰہذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول ہو گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا۔ اب تمھارا ٹھکانا بھڑکتی آگ ہے، وہی تمھاری رفیق ہے، کیا ہی بدترین ٹھکانا ہے﴿۱۵﴾ کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی جانب سے یاددہانی پر اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھک جائیں۔اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر اِس حالت میں اُن پر زمانہ دراز گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی اکثریت فاسق بنی ہوئی ہے﴿۱۶﴾ یقین مانو کہ اللہ تو وہ ذات ہے کہ جو زمین کو موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف بیان کر دی ہیں چہ عجب کہ تم عقل سے کام لو﴿۱۷﴾ بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو قرضِ حسن دیا ہے، ان کو کئی گنا بڑھا کر واپس کر دیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت صلہ ہے﴿۱۸﴾ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

اس دروازے کے اندر مخلص اور صادق القول مومنین اپنے رب کی رحمت کے سائے میں ہوں گے اور اُس کے باہر کی طرف اندھیروں کے عذاب میں ٹامک ٹوئیاں مارتے منافقین مرد اور عورتیں۔ وہ مومنوں کو پکار پکار کر دروازہ پیٹیں گے اور ان سے کہیں گے کیا ہم تمھارے ساتھ ایمان کا اعلان کرنے والے اور نمازیں پڑھنے والے نہ تھے وہ مومنین دروازے کو ہر گز نہ کھولیں گے اور کہیں گے ہاں، تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو خود فتنوں میں مبتلا کیا اور ہمارے لیے گردشوں کے انتظار میں ہی رہے اور اللہ، اُس کے رسولؐ اور اُس کی کتاب کے وعدوں پر شک میں پڑے رہے، تمھیں دنیا کی عیش کوشی اور فضول آرزوئیں پیہم فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ کی جانب سے اہلِ ایمان کی عزت افزائی کا اور تمھاری رسوائی کا حکم آپہنچا، اور اب تم اپنے کیے کا مزہ چکھنے کے لیے حاضر ہو گئے ہو۔ یا حسرتا! فریب دینے والے ابلیس ملعون اور اُس کے چیلوں نے تمھیں کیا خوب اللہ کے بارے میں مبتلائے فریب ہی رکھا۔

لٰہذا اے ایمان کا جھوٹا اعلان کر کے بخیلی اور بزدلی دکھانے والے منافقو، آج روزِ قیامت سزا سے چھٹکارہ پانے کے لیے نہ تم سے کوئی فدیہ قبول ہو گا اور نہ ان لوگوں (مشرکین ویہود) سے جنھوں نے کفر کیا۔ اب تم سب کا ٹھکانا دوزخ کی بھڑکتی آگ ہے، وہی تمھاری رفیق ہے۔ کیا ہی بدترین ٹھکانا ہے۔ کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی جانب سے یاددہانی پر اور اس کے نازل کردہ حق کو سننے سے لرز اُٹھیں اور وہ دین اسلام کے مطالبات کے آگے جھک جائیں! کہیں یہ ان سابق اہلِ کتاب لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی، جس کو اُنھوں نے پسِ پشت ڈالا، وہ کبھی اِن کے دلوں میں نہ اُتر سکی اور اِس حالت میں اُن پر زمانہ دراز گزر گیا تو پھر عالم یہ ہو گیا ہے کہ ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان کی اکثریت گناہوں پر شیر ہو کے ابلیس کی بندگی میں فاسق بنی ہوئی ہے۔ یقین مانو کہ اللہ تو وہ ذات ہے کہ جو زمین کو جب وہ چٹیل ہو جاتی ہے اور ہریالی کا نشان تک نہیں ہوتا یعنی اس کی کامل موت کے بعد بھی سبزے سے مالا مال کر کے اُسے زندہ کر دیتا ہے، ایمان کا اعلان کرنے والے، سستی اور کاہلی کے شکار لوگو، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، ہم نے اپنی نشانیاں تم کو صاف صاف بیان کر دی ہیں، چہ عجب کہ تم عقل سے کام لو۔ فتنے میں مبتلا اے ایمان والو ذرا مخلص اہلِ ایمان کا قابلِ تقلید معاملہ تو دیکھو، بلاشبہ اہلِ ایمان کے درمیان مدینے کی اس اسلامی ریاست کے قیام وبقا کے لیے دل کھول کر اور تنگی برداشت کر کے صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ تمام جنھوں نے آخرت میں واپس ملنے کی امید پر اللہ کو قرضِ حسن دیا ہے، ان کو یقیناً اللہ کی جانب سے اُس

کی شان اور اُس کی بڑائی کے مطابق جیسی کہ وہ اپنے بندوں پر رکھتا ہے، اُن کے دیے ہوئے قرض کو وہم و گمان میں نہ سمانے والے اعداد جتنا گُنا بڑھا کر واپس کر دیا جائے گا اور ان کے لیے بہترین اور باعزت صلہ ہے۔ اور یہ محمد ﷺ کے مخلص ساتھی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں بوجوہ اپنے اخلاص اور دعوے کی صداقت کے، حقیقی طور پر اپنے رب کے نزدیک صدیق اور دینِ حق کے صحیح علم بردار (شہید) ہیں۔

متاعِ دنیا کو غلبہ دین کے لیے خرچ کرو، دنیا کی زندگانی تو محض ایک فریب ہے

اگلی آیات میں دنیا کی زندگانی کی بے حقیقتی بیان کی گئی ہے کہ یہ دنیا کی زندگانی تو محض ایک فریبِ نظر ہے۔ اصل کامیابی اور عیش تو آخرت کا ہے۔ مومن دنیا کو ترک کرتا ہے یعنی اس دنیا سے بقدرِ ضرورت سے زیادہ حصہ لینے کے لیے مرا نہیں جاتا۔ اُس کی سعی وجہد کا مقصود اللہ کی رضا اور آخرت کی بادشاہت ہوتی ہے جس کے حصول کے لیے وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اپنے جسم و جان و مال اور اوقات کو لگا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے ایمانی طور پر کمزور بندوں کو دعوت دیتا ہے کہ اُس پُر نعیم باغ (جنت) کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے۔ یہیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں کہ اس راہ میں جو بھی مشکلات اور مصائب آتے ہیں، وہ زمینی اور آسمانی آفات ہوں یا فردِ انسانی پر جسمانی، معاشی، جذباتی حوادث ہوں، تمام اللہ کی مرضی اور اُس کی ایک حکمت کے تحت آتے ہیں جسے اُس نے پہلے سے ایک ریکارڈ بک میں لکھ رکھا ہے۔ اس اونچ نیچ سے گزرتے ہوئے مومن مصیبت آنے پر ہمت نہیں ہارتا اور آسانی اور فراخی آئے تو اِترا تا نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک منافق اور کافر نعمتیں اور آسائش پا کر، فخر جتانے لگتا ہے، اور ان نعمتوں کے دینے والے کو بھول کر اُس کی راہ میں خرچ کرنے سے کتراتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی احتیاط (درحقیقت کنجوسی) کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔

اللہ کیوں اہلِ ایمان کو سیاسی کشمکش اور قتال سے گزارنا چاہتا ہے؟

آیات ۲۵ تا ۲۹ (اختتامِ سورہ)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے انبیاء آتے رہے جن کی دعوت سے کچھ لوگ راہِ راست پر آئے اور اکثر فاسق بنے رہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام آئے جن کی تعلیم سے لوگوں میں بہت سی اخلاقی خوبیاں پیدا ہوئیں، مگر ان کی

امت نے رہبانیت کی بدعت اختیار کرلی۔ اب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اُن پر جو لوگ ایمان لائیں گے اور خدا سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کریں گے، اللہ اُن کو اپنی رحمت کا دہرا حصہ دے گا اور اُنھیں وہ نور بخشے گا جس سے دنیا کی زندگی میں وہ ہر ہر قدم پر ٹیڑھے راستوں کے درمیان سیدھی راہ صاف دیکھ کر چل سکیں گے۔ اہل کتاب چاہے اپنے آپ کو اللہ کے فضل کا ٹھیکہ دار سمجھتے رہیں، مگر اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے، اسے اختیار ہے جسے چاہے اپنے فضل سے نواز دے۔

سورت کا اختتام اس سورہ مبارکہ کا حاصل (conclusion) ہے اور اس کے مقصدِ نزول کو سمجھنے کے لیے بہت کافی ہے، کلمہ گو مگر ایمان میں کمزور اور نفاق کے مارے مسلمانوں سے بڑے پیار اور درد بھرے انداز سے کہا جا رہا ہے کہ اگر اللہ کا تقویٰ اختیار کرلو گے اور اس طرح ایمان لے آؤ گے جیسا کہ اُسے نفاق اور دو رنگی سے پاک ہونا چاہیے تو تمھیں صرف ایمان لانے اور نیک اعمال کا اجر ہی نہیں ملے گا بلکہ پلٹ آنے کا بھی اجر ملے گا یوں تمھارا اجر دگنا ہوگا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۚ﴿۲۸﴾۔ پس اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اس کے رسولؐ پر ایمان کا مظاہرہ کرو، اللہ تمھیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمھیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمھارے قصور معاف کردے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ [اَلْحَدِيْد، ۵۷:۲۸]

براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میری امت کے مومن شہید ہیں" اور اسی آیہ مبارکہ (وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ) کی تلاوت کرکے، استدلال کیا اور سمجھایا۔ ایک دوسری حدیث میں ابوالدرداء سے ایسی ہی بات منقول ہے۔

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا ع۲
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ
وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی
الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ
وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّ
مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ
الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ
السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو
الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ
مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ
اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ

یہی ہیں جن کے لیے اُن کا اجر اور نور ہے۔ رہے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں ﴿۱۹﴾ ع خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگانی تو محض ایک کھیل اور فضول دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی کا اظہار کرنے اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی خواہشات کے ہیں۔ اِس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو زراعت کو دیکھ کر کسان خوش ہو گئے۔ پھر وہی کھیتی پک کر خشک ہو جاتی ہے اور زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو اور وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی (بھی) ہے اور دنیا کی زندگی دھوکے کی ٹٹی سوا کچھ نہیں﴿۲۰﴾ اپنے رب کی مغفرت اور اُس پُر نعیم باغ (جنت) کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے۔ یہ (جنت) بنائی ہی اُن لوگوں کے لیے گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ تو بڑے فضل والا ہے﴿۲۱﴾ کوئی بھی آفت یا مصیبت جو زمین پر یا تمھاری اپنی جان پر آتی ہے ایسی نہیں کہ جس کو پیدا کرنے سے پہلے ہم نے ایک ریکارڈ بک میں نہ لکھ رکھا ہو۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من فر بدینه من ارضٍ مخافة الفتنة علی نفسه و دینه کتب عند اللہ صدیقا فاذا مات قبضه اللہ شهیدا ثم تلا هذه الاٰیة۔ ’’جو شخص اپنی جان اور اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لیے کسی سرزمین سے نکل جائے وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جب وہ مرتا ہے تو اللہ شہید کی حیثیت سے اس کی روح قبض فرماتا ہے،‘‘ پھر یہ بات ارشاد فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے یہی آیت پڑھی

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے لیے اس کتاب میں جابجا اجر یعنی اِن کے اعمال کے صلے کا ذکر ہے اور اُن کے نورِ ایمانی کا تذکرہ ہے۔ رہے وہ ایمان کے جھوٹے دعوے دار اور وہ تمام جنھوں نے ہمارے رسولؐ کی صدقِ دل سے اطاعت اختیار نہیں کی، در حقیقت اُنھوں نے ہمارے رسولؐ کے لائے ہوئے دین کا کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں ۱۹۔ اے کہ دعوائے ایمان کی سعادت پا جانے والو، دین کی سربلندی کے لیے جو جدوجہد چل رہی ہے اِس میں اپنے جسم و جان اور وقت و مال کو لگانے سے جی نہ چرانا، خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگانی تو محض ایک بے مقصد کھیل اور فضول دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ، اور تمھارا دنیاوی سروسامان اور عزت واقتدار میں مقابلہ کرکے آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی کا اظہار کرنے اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی خواہشات ہیں۔اِس بے حقیقت دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی زراعت کو دیکھ کر کسان خوش ہوگئے۔ پھر وہی کھیتی پک کر خشک ہو جاتی ہے اور زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر کوئی آفت آجائے اور وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے اس کے برخلاف آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے، بولو، دنیا پر ریجھ مرنا ہے یا آخرت کی کامیابی چاہیے؟۔ دنیا کی زندگی میں حاصل کامیابیاں ایک دھوکے کی ٹٹی [کمزور دیوار/ فقیر کی خالی پوٹلی/ حقیر متاع] کے سوا کچھ نہیں۔ پس اے مومنو، اپنے رب کی مغفرت اور اُس پُر نعیم باغ کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے اللہ کی زمین پر اُس کا دین نافذ کرنے کے لیے جسم و جان اور وقت و مال لگانے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی حق المقدور کوشش کرو۔ یہ جنت بنائی ہی اُن لوگوں کے لیے گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایسا قابلِ اعتبار ایمان لائے ہوں جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے۔ یہ دوڑ لگانے کی توفیق تو اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے اگر کوئی فضل کا طالبِ صادق ہو۔ رسولؐ کی قیادت میں اللہ کے دین کے لیے جاری اس جدوجہد میں جو جانی ومالی اور جذباتی مصیبتیں آسکتی ہیں، اُن سے کیوں ڈرتے اور اندیشہ ہائے دور دراز میں مبتلا ہوتے ہو؟ سنو، کوئی بھی آفت یا مصیبت جو زمین پر یا تمھاری اپنی جان پر آتی ہے ایسی نہیں کہ جس کو پیدا کرنے سے پہلے ہم نے ایک ریکارڈ بک میں نہ لکھ رکھی ہو پس وہ تو آنی ہی آنی ہے خواہ تم ایمان کے لیے اُٹھو یا اپنے کو بچا بچا کر رکھو۔

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا
تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا
بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ
يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾
لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ
لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا
الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ
رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
۳۶ع عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ
اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا
النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا
عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ
رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا
عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا
رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ

بلا شبہ یہ اللہ کے لیے بڑا آسان ہے﴿۲۲﴾ یہ اِس لیے واضح کر رہے ہیں تا کہ جو چیز چھن جائے اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ تمھیں عطا ہو اس پر گھمنڈ میں نہ آ جاؤ۔ اللہ اکڑنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں کرتا﴿۲۳﴾ جو خود تو بخل سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے پر اکساتے ہیں۔ اب اگر کوئی سُنی اَن سُنی (رو گردانی) کرتا ہے تو اللہ بے نیاز ہے اور ساری تعریفوں اور شکریوں کا حق دار ہے﴿۲۴﴾ یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ مبعوث کیا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (یعنی حکمت و شریعت) نازل کی تا کہ انسانیت انصاف پر قائم ہو جائے اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی بہت سے فائدے ہیں تا کہ اللہ جان لے کہ کون اللہ کو دیکھے بغیر اُس کی اور اُس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے ع ﴿۲۵﴾
اور یقیناً ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا تھا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔ پھر ان کی اولاد میں سے کچھ ہدایت یاب رہے مگر اکثر فاسق ہو گئے﴿۲۶﴾ ان کے بعد ہم نے پے در پے اُن کے پیچھے اپنے رسول بھیجے، اور ان سب کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث کیا اور اس کو انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے اُس کی پیروی اختیار کی ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا۔ اور رہبانیت (ترک دنیا) انہوں نے اللہ کی خوشنودی کی طلب میں خود ایجاد کر لی ہم نے یہ چیز ان پر فرض نہیں کی تھی، اور پھر اس کے تقاضے پورے کرنے کا جو حق تھا اسے ادا نہ کر سکے۔

بلا شبہ یہ اللہ کے لیے بڑا آسان ہے۔ مصیبتوں اور نقصانات کی یہ حقیقت ہم تم پر اِس لیے واضح کر رہے ہیں تا کہ ایمانی جد وجہد میں جو چیز چھن جائے اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ تمھیں عطا ہو اس پر گھمنڈ میں نہ آ جاؤ ۔اللہ اکڑنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں کرتا جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے خود تو بخل سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے پر اکساتے ہیں۔ اب ہماری اس واضح نصیحت اور مومن مطلوب کی صفات جاننے کے بعد اگر کوئی سُنی اَن سُنی (رو گردانی) کرتا ہے تو جان لیا جائے کہ اللہ اور اُس کا دین کسی کی دوڑ دھوپ سے بے نیاز ہے اور اللہ ساری تعریفوں اور شکریوں کا حق دار ہے۔

لوگو، تمھارا یہ سوال کہ اس رسولؐ کی آمد کے ساتھ جو سیاسی اور عسکری کشمکش برپا ہوئی ہے اور ایک بھونچال سا آگیا ہے، اُس سے اللہ چاہتا کیا ہے؟ تو لوگو سنو، یقیناً ہمارا یہ طریقہ رہا ہے کہ ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں اور دلائل کے ساتھ مبعوث کیا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (یعنی حکمت و شریعت) نازل کی تا کہ انسانیت (بنی آدم) ظلم پر مبنی افراط و تفریط کی راہوں سے نکل کر انصاف کے نظامِ زندگی پر قائم ہو جائے اور ہم نے لوہا اُتارا جس میں حالات کو بدلنے کے لیے جنگی و سیاسی قوت کا بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ یہ کفار کے ساتھ جنگیں/غزوات اور قتال اور منافقین کے ساتھ سیاسی کشمکش اس لیے ہے تا کہ اللہ جان لے کہ کون اللہ کو دیکھے بغیر اُس کی اور اُس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ اپنے کام خود کرنے کے لیے بڑی قوت والا اور زبردست ہے، مگر وہ انسانوں کو کشمکش و قتال میں ڈال کر آزمانا چاہتا ہے۔ ع

اے محمدؐ اور اُس کے ساتھیو! یقیناً ہم نے اس سے قبل نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا تھا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔ پھر ان کی اولاد میں سے کچھ ہدایت یافتہ رہے مگر اکثر فاسق ہو گئے۔ ان کے بعد ہم نے پے درپے اُن کے پیچھے اپنے رسول بھیجے، اور ان سب کے بعد عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو مبعوث کیا اور اس کو انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے اُس کی پیروی اختیار کی ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال یا۔ اور رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت انہوں نے اللہ کی خوشنودی کی طلب میں خود ایجاد کر لی ہم نے یہ چیز ان پر فرض نہیں کی تھی، اور پھر اس کے تقاضے/مطالبات پورے کرنے کا جو حق تھا اسے ادا نہ کر سکے۔

فَاٰتَيۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡهُمۡ اَجۡرَهُمۡ ۚ
وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوۡا
بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ
وَ يَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَ
يَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿ۚۙ۲۸﴾
لِّئَلَّا يَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَلَّا يَقۡدِرُوۡنَ
عَلٰى شَىۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الۡفَضۡلَ
بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو
۴ع الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿ؑ۲۹﴾

پس ان میں سے ایمان والوں کو ہم نے ان کا اجر عطا کیا، مگر ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں﴿۲۷﴾ پس اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اس کے رسولؐ پر ایمان کا مظاہرہ کرو، اللہ تمھیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمھیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمھارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے﴿۲۸﴾ تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل (نبوت) پر ان کا کوئی اجارہ نہیں ہے، اور یہ کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے، اور اللہ ہے ہی بڑے فضل والا۔ ع﴿۲۹﴾

پس ان میں سے ایمان والوں کو ہم نے ان کا اجر عطا کیا، مگر ان میں سے اکثر لوگ نافرمان اور گناہوں میں ملوث ہیں۔ پس اے لوگو جو محمد عربی ﷺ پر ایمان لائے ہو، اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کا مطالبہ ہے کہ منافقت، بخیلی، بزدلی اور ایمان کی سرگرمی میں کمزوری سے بچو اور اس کے رسول محمد ﷺ کی کامل اطاعت کر کے اُس پر ایمان کا مظاہرہ کرو، اللہ تمھیں نفاق اور غیر فعالیت سے پلٹ آنے پر اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمھیں دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم منزلِ مراد کی جانب چلو گے اور دورانِ جدوجہد تمھارے قصور جو ہو چکے اور اس راہ میں مزید جو کوتاہیاں ہو جائیں گی، سب کو معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! تم کو یہی مذکورہ اور مطلوبہ روش زیب دیتی ہے تاکہ اہل کتاب کے یہود و نصاریٰ جان لیں کہ اللہ کی جانب سے نبوت اور توفیقِ ایمان و عمل کے فضل پر ان کا کوئی اجارہ نہیں ہے، اور یہ کہ سارا فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے، اور اللہ ہے ہی بڑے فضل والا۔ ع

☆☆☆☆☆